بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں یہ زمین لطیف اور اس کے بھائیوں کے درمیان وراثت کے طور پر آئی تھی اور جب انھوں نے وراثت کے شرعی اصولوں کے مطابق باہمی رضامندی سے اس کو تقسیم کر لیا اور ہر ایک نے اپنے اپنے حصے پر قبضہ بھی کر لیا تو یہ تقسیم نافذ ہو گئی، لہذا اس تقسیم کو نہ تو توڑا جا سکتا ہے اور نہ اسے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ درست ہے۔

لما في «السنن الكبرى للبيهقي»: ٦/ ١٧١

عن النضر بن انس قال: نحلنى أنس رضي الله عنه نصف داره قال: فقال أبو بردة: إن سرك يجوز لك فاقبضه؛ فان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قضى في الإنحال أن ما قبض منه فهو جائز، وما لم يقبض ميراث، قال: فدعوت يزيد الرشك فقسمها.

وفي «الفتاوى الهندية»: ٥/ ٢٠٤

وأما حكمها [القسمة] فتعيين نصيب كل واحد منهم من نصيب صاحبه بحيث لا يبقى لكل واحد منهم تعلق بنصيب صاحبه، كذا في «التبيين».

واللہ أعلم بالصواب

کتبہ: شفیق الرحمن عفی عنہ

دار الافتاء

العصر تعلیمی مرکز پیر محل

۱۴۴۰/۹/۱۲ھ=۲۰۱۹/۵/۱۸م